”اس سلسلے کے قیام کی اصل غرض یہی ہے کہ لوگ دنیا کے گند سے نکلیں اور
اصل طہارت حاصل کریں اور فرشتوں کی سی زندگی بسر کریں“

(حضرت مسیح موعودؑ، ملفوظات جلد چہارم صفحہ 473)

Newsletter

Lajna Ima’illah Finland

October 2021

Volume 5 Issue 10

القرآن

اُدۡعُ اِلٰی سَبِیۡلِ رَبِّکَ بِالۡحِکۡمَۃِ وَ الۡمَوۡعِظَۃِ الۡحَسَنَۃِ وَ جَادِلۡہُمۡ
بِالَّتِیۡ ہِیَ اَحۡسَنُ ؕ اِنَّ رَبَّکَ ہُوَ اَعۡلَمُ بِمَنۡ ضَلَّ عَنۡ سَبِیۡلِہٖ وَ ہُوَ
اَعۡلَمُ بِالۡمُہۡتَدِیۡنَ ﴿۱۲۶﴾

اپنے ربّ کے راستہ کی طرف حکمت کے ساتھ اور اچھی نصیحت کے ساتھ دعوت دے اور ان سے ایسی دلیل کے ساتھ بحث کر جو بہترین ہو۔ یقیناً تیرا ربّ ہی اسے، جو اس کے راستے سے بھٹک چکا ہو، سب سے زیادہ جانتا ہے اور وہ ہدایت پانے والوں کا بھی سب سے زیادہ علم رکھتا ہے۔

(سُوْرَۃُ النَّحلِ 16 آیت 126)

Call unto the way of thy Lord with wisdom and goodly exhortation, and argue with them in a way that is best. Surely, thy Lord knows best who has strayed from His way; and He knows those who are rightly guided.

Chapter 16. An-Nahl verse 126

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَوَاللّٰهِ لَاَنْ يَّهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا
خَيْرٌ لَكَ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ۔

حضرت سہل بن سعدؓ روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے حضرت علیؓ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ بخدا تیرے ذریعے ایک آدمی کا ہدایت پا جانا، تیرے لئے اعلیٰ درجہ کے سرخ اونٹوں کے مل جانے سے زیادہ بہتر ہے۔

(مسلم کتاب فضائل الصحابہ۔ باب فضائل علی بن ابی طالب)

Hazrat Sahl bin Saad, may Allah be pleased with him, narrates that the Holy Prophet, peace and blessings of Allah be upon him, said to Ali, may Allah be pleased with him, “By Allah! If Allah helps you to guide a single person to the truth, it is better for you than [the most precious] red camels.”

(Sahih Muslim,Kitab al-Jihad wa al-Siyar)
Translation:AlHakam 27 Nov.2020

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

دعوت الی اللہ کریں۔حکمت سے کریں،ایک تسلسل سے کریں، مستقل مزاجی سے کریں،اور ٹھنڈے مزاج کے ساتھ ، مستقل مزاجی کے ساتھ کرتے چلے جائیں۔دوسرے کے جذبات کا بھی خیال رکھیں اور دلیل کے لئے ہمیشہ قرآن کریم اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں سے حوالے نکالیں۔پھر ہر علم، عقل اور طبقے کے آدمی کے لئے اس کے مطابق بات کریں۔خدا کے نام پر جب آپ نیک نیتی سے بات کر رہے ہوں گے تو اگلے کے بھی جذبات اَور ہوتے ہیں۔نیک نیتی سے اللہ تعالیٰ کے نام پر کی گئی بات اثر کرتی ہے۔ایک تکلیف سے ایک درد سے جب بات کی جاتی ہے تو وہ اثر کرتی ہے۔تمام انبیاء بھی اسی اصول کے تحت اپنے پیغام پہنچاتے رہے۔اور ہر ایک نے اپنی قوم کو یہی کہا ہے کہ میں تمہیں اللہ کی طرف بلاتا ہوں،نیک باتوں کی طرف بلاتا ہوں اور اس پر کوئی اجر نہیں مانگتا۔یہی ہمیں قرآن کریم سے پتہ لگتا ہے۔

(خطبات مسرور جلد ۲ صفحہ 724،725)

تبلیغ کی راہ میں مشکلات اور ان کا حل

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے؛۔

اُدۡعُ اِلٰی سَبِیۡلِ رَبِّکَ بِالۡحِکۡمَۃِ وَ الۡمَوۡعِظَۃِ الۡحَسَنَۃِ وَ جَادِلۡہُمۡ بِالَّتِیۡ ہِیَ اَحۡسَنُ ؕ
اِنَّ رَبَّکَ ہُوَ اَعۡلَمُ بِمَنۡ ضَلَّ عَنۡ سَبِیۡلِہٖ وَ ہُوَ اَعۡلَمُ بِالۡمُہۡتَدِیۡنَ ﴿۱۲۶﴾

اپنے ربّ کے راستہ کی طرف حکمت کے ساتھ اور اچھی نصیحت کے ساتھ دعوت دے اور ان سے ایسی دلیل کے ساتھ بحث کر جو بہترین ہو۔ یقیناً تیرا ربّ ہی اسے، جو اس کے راستے سے بھٹک چکا ہو، سب سے زیادہ جانتا ہے اور وہ ہدایت پانے والوں کا بھی سب سے زیادہ علم رکھتا ہے۔

(سُوۡرَۃُ النَّحۡلِ 16 آیت 126)

دعوت الی اللہ کی اہمیت

ہم اگر تاریخ کا مطالعہ کریں تو پتہ چلتا ہے جب سے نسل آدم کا وجود قائم کیا گیا ہے۔ اسی وقت سے اللہ تعالیٰ کے فرستادہ اور نیک بندے مخلوق خدا کی ہدایت اور خدا تعالیٰ سے محبت کا درس دینے کیلئے کھڑے ہونا شروع ہوئے، جن کا کام انسان کو شیطان کے ناپاک حملوں سے بچا کر اس کے حقیقی خالق و مالک کی حفاظت و نصرت مہیا کرنا رہا ہے۔ دعوتِ الی اللہ کے وسیع ترمیدان میں سب سے بڑھ کر بے نظیر نمونے ہمارے پیارے آقا حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم نے ہمارے لئے قائم کئے ہیں آپؐ کی ساری عمر مخلوق خداوندی کا ان کے خالقِ حقیقی سے تعلق جوڑنے اور پھر اسے مضبوط سے مضبوط تر کرنے میں گزری۔ آپؐ فرماتے ہیں کہ؛۔

"جو شخص کسی ہدایت کی طرف بلائے اس شخص کو تمام ان لوگوں کے برابر ثواب ہو گا جو اس کی پیروی کریں گے۔" (مسلم)

حضرت مسیح موعودؑ جن کی بعثت کا مشن ہی دین اسلام کی تجدید اور سیرت طیبہ ﷺ کو عملی رنگ میں دنیا کے سامنے پیش کرنا تھا۔ آپ فرماتے ہیں کہ:۔

"ہمارے اختیار میں ہو تو ہم فقیروں کی طرح گھر بہ گھر پھر کر خدا تعالیٰ کے سچے دین کی اشاعت کریں اور اس کو ہلاک کرنے والے شرک اور کفر سے جو دنیا میں پھیلا ہوا ہے لوگوں کو بچائیں اور اس تبلیغ میں زندگی ختم کر دیں خواہ مارے ہی جائیں۔"

(ملفوظات جلد سوم ص391)

تبلیغ کی راہ میں مشکلات اور ان کا حل

عام طور پر اس بات کا مشاہدہ کیا گیا ہے کہ ہم لوگ تبلیغ کرنے سے جھجکتے ہیں اور اس ذمہ داری کو اٹھانے سے گھبراتے ہیں۔ کیونکہ انہیں یا تو دینی علم کی کمی کا احساس ہوتا ہے یا پھر دوستوں سے تعلقات کی خرابی کا ڈر ہوتا ہے۔

کیا تبلیغ کے لئے عالمِ دین ہونا ضروری ہے؟

جب بھی کسی کو تبلیغ کرنے کے لئے کہا جائے تو فوری طور پر اس کے ذہن میں یہ سوال اٹھتا ہے کہ یہ کام کس طرح کیا جائے کیونکہ مجھ میں تو تبلیغ کرنے کی قابلیت ہی نہیں ہے۔ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ لوگوں کو اپنے اندر دینی علم کی کمی کا احساس ہوتا ہے اور انہیں اس بات کا خوف ہوتا ہے کہ ہوسکتا ہے کہ مخاطب کوئی ایسی بات پوچھ لے جس کا جواب انہیں نہ آتا ہو۔ یہ محض ایک غلط فہمی ہے کہ تبلیغ صرف علماءِ دین کا کام ہے۔ لفظ 'تبلیغ' کا مادہ 'بَلَغَ' ہے جس کا مطلب ہے پہنچانا۔ اگر حکمت اور احسن رنگ میں صرف یہ پیغام پہنچا دیا جائے۔

کہ مسیح و مہدی علیہ السلام تشریف لا چکے ہیں اور اب دنیا کی نجات اسلام کو ماننے میں ہی ہے تو تبلیغ کا فرض پورا ہو جاتا ہے۔ اس پیغام کی حقانیت کو اپنے کردار و عمل سے تقویت پہنچانی چاہیئے جیسا کہ حضرت عیسیٰؑ فرماتے ہیں کہ پھل اپنے درخت سے پہچانا جاتا ہے۔ ہمارا مسکراتا ہوا چہرہ، اعلیٰ کردار اور ہر ایک سے دوستانہ برتاؤ دوسروں میں ہمارے متعلق دلچسپی پیدا کر سکتا ہے اور اس طرح وہ ہمارے قریب آ سکتے ہیں۔

کیا تبلیغ کرنا باعثِ شرمندگی ہے؟

بعض لوگ تبلیغ کو باعثِ شرمندگی سمجھتے ہیں اور یہ سوچتے ہیں کہ اگر ہم نے کسی سے دین کے موضوع پر گفتگو کرنی چاہی اور وہ شخص منہ پھیر کر چل دیا تو ہماری بے عزّتی ہو جائے گی۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی خاطر اور اس کے دین کی ترویج و ترقی کی خاطر اپنی جان، مال اور وقت کے ساتھ ساتھ اپنی آبرو کی قربانی کا بھی عہد کیا ہوا ہے۔ لہٰذا اگر اس راہ میں ہمیں شرمندگی اٹھانی پڑے تو ہمیں اس کے لئے بھی ہر دم تیار رہنا چاہیئے۔ اگر کم علمی کے باعث گفتگو میں شرمندگی کا خوف ہو تو اس کا حل یہ ہے کہ جتنی بات آپ کر سکتے ہیں وہ ضرور پہنچائیں اور اس کے بعد اپنے زیرِ تبلیغ دوست کا کسی مربی صاحب یا کسی اور عالم سے رابطہ کروا دیں۔

کیا تبلیغ کرنے سے ہمارے دوستوں سے تعلقات بگڑ سکتے ہیں؟

اگر کوئی دوست باہمی تعلقات بگڑنے کے اندیشے سے دینی گفتگو سے پرہیز کرے تو اسے سمجھائیں کہ آپ اس وقت جس مذہب پر ہیں اگر اس کے بانی محض اس بناء پر تبلیغ کا کام ترک کر دیتے کہ کہیں ان کے لوگوں سے تعلقات بگڑ نہ جائیں تو آج اس دین کا نشان بھی نہ ملتا۔ انہیں بتائیں کہ ہمارا کام محبت اور برادرانہ جذبے کے ساتھ محض پیغام پہنچانا ہے۔ جس کے بعد ہم نے اپنی ذمہ داری پوری کر دی ہے۔

اب آپ اسے اختیار کرنے یا رد کرنے میں مکمل طور پر آزاد ہیں۔ جس دوست کو آپ تبلیغ کر رہے ہوں ان کے عقیدے پر تنقید نہ کریں بلکہ ان کے اور اپنے مذہب میں مشترک باتیں تلاش کرنے کی کوشش کریں۔

دعا کا نشان

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ کو دعا کا ایک خاص نشان عطا فرمایا ہے۔ اپنے دوستوں کے ساتھ اتنے اخلاص و وفا سے پیش آئیں کہ وہ آپ پر بھروسہ کرتے ہوئے آپ کو اپنی ذاتی پریشانیوں اور تکالیف کے راز دار بنائیں اور پھر آپ نہ صرف خود ان کے لئے دردِ دل سے دعا کریں بلکہ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح کو بھی ان کے متعلق دعا کے لئے لکھیں اور اُن دوست کو یہ بتائیں کہ آپ ان کے لئے دعا کر رہے ہیں۔ یقیناً اللہ تعالیٰ ان کی مشکلات کو دور فرمائے گا اور جماعت کے حق میں ایک نشان ظاہر فرمائے گا۔

کیا تبلیغ یکطرفہ ٹریفک ہے؟

ایک عام غلط فہمی جو ہمارے اندر پائی جاتی ہے یہ ہے کہ ہم اپنا پیغام تو لوگوں کو سنانا چاہتے ہیں لیکن اُن کی باتیں سننا نہیں چاہتے۔ آج کے دور میں جبکہ لوگ مذہب کے بارے میں بات کرنا پسند نہیں کرتے، ایک بہترین طریق یہ ہے کہ دوسروں سے اُن کے مذہب کے متعلق استفسار کیا جائے اور پھر گفتگو کے دوران حکمت کے ساتھ اور احسن رنگ میں اسلامی عقائد کو پیش کیا جائے۔

(تبلیغ، دعوت الی اللہ، نومبایعین)

دعوتِ الیٰ اللہ کے میدان میں ایک کامیاب داعی الی اللہ بننے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی

خواہشات پر پورا اُترنے کے لئے ہمیں ابھی سے تیار ہونا پڑے گا سب سے پہلے اپنے نفسانی خیالات کو پاکیزہ کرنا ہوگا اور پھر اپنے گھر کے ماحول میں موجود برائیوں کا سد باب کرنا ضروری ہے۔ اسی طرح نیک اور صاف ستھرے ساتھیوں کی صحبت حاصل کرنا ہوگی۔ یہی وہ وقت ہے کہ جب ہمیں اپنے اخلاق اور ماحول کو اسلامی تعلیمات کے مطابق ڈھالنے کی ضرورت ہے تا کہ جہالت اور گمراہی کا خاتمہ ہو سکے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں کہ:۔

"ہر احمدی بلا استثناء (داعی الی اللہ) بنے۔ وہ وقت گزر گیا کہ جب چند (داعیان الی اللہ) پر انحصار کیا جاتا تھا۔ اب تو بچوں کو بھی (داعی الیٰ اللہ) بننا پڑے گا۔ بوڑھوں کو بھی داعی اللہ بننا پڑے گا، یہاں تک کہ بستر میں لیٹے ہوئے بیماروں کو بھی داعی اللہ بننا پڑے گا اور کچھ نہیں وہ دعاؤں کے ذریعے ہی دعوت الی اللہ کے جہاد میں شامل ہو سکتے ہیں"۔

(خطبہ جمعہ 4 مارچ 1983)

تبلیغِ احمدیت دنیا میں کام اپنا
دارُ العمل ہے گویا عالم تمام اپنا

اللہ ہمیں بہترین داعی الی اللہ بننے کی توفیق عطا فرمائے اور اس کے حضور اچھے پھل پیش کرنے کی ہمیں سعادت حاصل ہو۔ آمین!

(کتاب، لباس التقوہ، دعوت الی اللہ کی اہمیت)

ماہانہ Kahoot کوئز نتائج

ہر ماہ اجلاسات میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے خطبات کے آن لائن کوئز کا انعقاد ہوتا ہے ماہ اکتوبر میں ہونے والے کوئز کے نتائج درج ذیل ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے لیے یہ اعزاز مبارک فرمائے۔ آئندہ بھی لجنہ اچھی تیاری کے ساتھ بڑھ چڑھ کر کوئز میں حصہ لیں۔

مجلس اجلاس ہیلسنکی، از خطبہ جمعہ

15 اکتوبر

اول : ریحانہ نسرین صاحبہ

دوم: سیدہ قراۃ العین صا حبہ

سوم : منزہ ظفر صاحبہ

مجلس اجلاس ایسپو، از خطبہ جمعہ۔

15 اکتوبر

اول : سندس شہر بانو صاحبہ

دوم : فائزہ لون صاحبہ

سوم : قراۃ العین مدثر صاحبہ

مجلس اجلاس تامپرے، از خطبہ جمعہ 15 اکتوبر

اول : کنزہ محمود صاحبہ

دوم : طیبہ ملک صاحبہ

سوم : نمرہ مقبول صاحبہ

مجلس اجلاس ٹُرکو از خطبہ جمعہ 15 اکتوبر

اول : ماہرہ طاہر صاحبہ

دوم : نصرت حبیب صاحبہ

سوم : عزّہ حبیب صاحبہ

نیشنل اجلاس، از خطبہ جمعہ 15 اکتوبر، دیگر شہر

اول : طاہرہ نصر صاحبہ

دوم : عافیہ مصور صاحبہ

سوم: عفت سعید صاحبہ

نتائج کوئز خطبہ جمعہ 22 اکتوبر

اول : دردانہ طوبی صاحبہ

دوم : فیضیہ نایاب صاحبہ

سوم : عروبہ نسیم صاحبہ

نتائج کوئز خطبہ جمعہ 8 اکتوبر

اول : دردانہ طوبیٰ صاحبہ

دوم : فیضیہ نایاب صاحبہ

سوم : قراۃ العین مدثر صاحبہ

Difficulties during Preaching & its solution

(English Translation)

Allah the Almighty says in the Holy Qur'an:

ٱدۡعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِٱلۡحِكۡمَةِ وَٱلۡمَوۡعِظَةِ ٱلۡحَسَنَةِۖ وَجَٰدِلۡهُم بِٱلَّتِي هِيَ أَحۡسَنُۚ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ
أَعۡلَمُ بِمَن ضَلَّ عَن سَبِيلِهِۦ وَهُوَ أَعۡلَمُ بِٱلۡمُهۡتَدِينَ ١٢٦

Call unto the way of thy Lord with wisdom and goodly exhortation, and argue with them in a way that is best. Surely, thy Lord knows best who has strayed from His way; and He knows those who are rightly guided.

Chapter 16. An-Nahl verse 126

The importance of preaching

If we study history,we can see that Allah has sent His prophets and pious people with His message and guidance since the very start of the human race,so that people could distance themselves from the evil acts of Satan and instead,attach themselves to their creator.

The most magnificent man who called people towards Allah is none other than our beloved Master, the Holy Prophet Muhammad (PBUH), who spent his whole lifetime to create and strengthen the bond between mankind and its creator.It is narrated that the Holy Prophet (PBUH) said"The person guiding (someone) to do a good deed, is like the one performing the good deed.

(Hadith 40 ,5 Hadith Shah Waliullah)

The Promised Messiah (Peace Be Upon Him), whose coming was for the revival of Islam by following the great example of the Holy Prophet (PBUH), wrote in Malfuzat that it may not be possible for man to go from door to door to inform people about God's message, however one should try their utmost to preach the oneness of Allah to the world, to the extent that one may need to sacrifce their life.

(Malfoozat vol.3 pg 391)

Difficulties during preaching and its solution

It is often seen that we hesitate to preach and not take on this responsibility because of lack of religious knowledge or the fear of affecting our relations with friends or colleagues.

Is it Important to be knowledgeable?

Whenever we are asked to do Tabligh, the first thought that generally occurs is how to preach without having the 'skill' of preaching. This is often because we feel that we lack religious knowledge and fear to be asked questions which we do not know the answers to. It is a mere misbelief that only those knowledgeable are responsible for preaching.In fact, the root of the Urdu word for preaching 'Tabligh' means 'to convey'. If we simply convey the message that the Promised Messiah (Peace Be Upon Him) has already come and that guidance of mankind is now only possible through Islam, then we have fulfilled our duty of preaching. Hence, we should bear in mind that our character and actions are in accordance with what we are preaching. Jesus (Peace Be Upon Him) has also said that 'Thus, by their fruit you will recognize them.' (Matthew, 7:20). Keeping that in mind, our smiling face, high morals and friendly approach could be a source of other's fascination and the start of an acquaintance.

Is it embarrassing to do Tabligh?

Some people see preaching as a source of embarrassment and believe that if another person

does not show any interest in what we are saying then this will be disrespectful and embarrassing towards the person preaching.We should never forget that we pledge to sacrifice our life,property,time as well as honour for Allah and his religion.Hence,we should always be ready to do so.If due to lack of knowledge you fear that in your conversations you may not be able to confidently answer,then the solution for this is to convey your message to the extent you can.And when you feel that you cannot converse in a suitable manner,then you may introduce them to a missionary or other knowledgeable person within the Jama'at.

Can our relations with friends take a turn for the worse when we preach to them?

If one fears that bringing up the topic of religion can change or damage friendships then it is to be understood that it is because of the Promised Messiah and his efforts of conveying the message of Allah(Peace Be Upon Him),that today our religion

is alive. Understand that conveying the message of Islam is done with a sense of love and harmony.

After doing so, your responsibility is fulfilled and it is up to the other person to accept or reject your ideas. Furthermore, it is not appropriate to criticise the other person's beliefs, rather, one should try to find similarities between the two religions.

A sign in the form of prayers

Allah the Almighty has particularly blessed the Ahmadiyya Jama'at with acceptance of prayers.One should show such kindness to friends that they feel comfortable to share their worries with you.When they do,not only is it your responsibility to pray for them but also request prayers for them from Hazrat Khalifatul Masih.Your friends should be aware that others are praying for them.If Allah wills,their worries will vanish and a sign will be shown in the form of acceptance of prayers.

Is Tabligh a one-way street?

In matters of Tabligh,we generally tend to preach our beliefs,however,we forget to listen.In this age and time, when people are already distant from religion, it is a good practise to listen to the other party and give them

the opportunity to share their thoughts first. Then, when the opportunity arises one can wisely share one's own beliefs.

Tabligh, calling towards Allah & converts

In order to become a successful Dai ilallah and meet the expectations of the Promised Messiah(Peace Be Upon Him)we need to prepare ourselves.First of all,it is essential to purify oneself and get rid of all bad habits from within us and our homes.Similarly,it is vital to be in the company of pious and pure people.Thus,it is when we adapt our morals and surroundings according to the teachings of Islam that we can put an end toignorance and misguidance.

Hazrat Khalifatul Masih IV(May Allah have mercy on him)said:

"Every Ahmadi without exception should become a Dai ilallah.The time has passed when we relied on only a few callers to Allah.Children as well as adults will have to become a Dai ilallah now,and those bed stricken will have to become Dai ilallah,even if it is through prayers that they help."

(Friday Sermon 04March 1983)